مولانا الطاف حسین حالؔی

سالِ ولادت: ۱۸۳۷ء　　　　　　　　　　سالِ وفات: ۱۹۱۵ء

سوانحی حالات حصہ نثر میں ملاحظہ کریں۔

حالؔی جدید شاعری کے علمبردار تھے۔ حالؔی نے اپنے کلام کے ذریعے قوم کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور سیاسی و مذہبی بیداری کا درس دیا۔ اس کی عمدہ مثال حالؔی کی عالمگیر نظم "مدّ و جزرِ اسلام" ہے جو "مسدس حالؔی" کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس میں مسلمانوں کے عروج و زوال کی منظر کشی کرنے کے ساتھ ان میں آزادی کی تڑپ پیدا کرنے کی عمدہ کاوش کی گئی ہے۔

حالؔی نے قدیم اور روایتی رنگ سے انحراف کرتے ہوئے تازگی بیان کی طرف توجہ دے کر قدیم شاعری میں اک نئی روح پھونک دی۔ حالؔی "ادب برائے زندگی" کے قائل تھے۔ حالؔی نے اپنی نظموں میں زندگی کے ہر گوشے بالخصوص سماجی و اخلاقی بے راہ روی اور عورتوں پر مظالم ڈھائے جانے کی نشاندہی کی ہے۔

یہ امر بجا طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ حالؔی نے نظم نگاری کے ارتقاء میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کی بیشتر نظمیں اصلاحِ معاشرہ، سماجی بے راہ روی، مقصدیت اور احساسِ آزادی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے لکھی گئی ہیں۔ اندازِ بیان کی سادگی و صفائی، خلوص، جذبات کی صداقت، اخلاقیات، مبالغہ سے اجتناب کلامِ حالؔی کے نمایاں اوصاف ہیں۔ حالؔی کی مشہور نظموں میں "برکھارت"، "حبِّ وطن"، "مناظرۂ رحم و انصاف"، "نشاطِ امید"، "مناجاتِ بیوہ" اور "چپ کی داد" خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

رباعیات

اے علم! کیا ہے تُو نے ملکوں کو نہال غائب ہوا تُو جہاں سے، واں آیا زوال
ان پر ہوئے غیب کے خزانے مفتوح جن قوموں نے ٹھہرایا تجھے راس المال

....

تیمور نے اک مورچہ زیرِ دیوار دیکھا کہ چڑھا دانے کو لے کر سَو بار
آخر سرِ بام لے کے پہنچا تو کہا مشکل نہیں کوئی پیشِ ہمّت دشوار

....

موسیٰؑ نے یہ کی عرض کہ اے بار خدا مقبول ترا کون ہے بندوں میں سَوا
ارشاد ہوا بندہ ہمارا وہ ہے جو لے سکے اور نہ لے بدی کا بدلا

....

دنیائے دُنی کو نقشِ فانی سمجھو روداد جہاں کو اک کہانی سمجھو
پر جب کرو آغاز کوئی کام بڑا ہر سانس کو عمرِ جاودانی سمجھو

(الطاف حسین حالؔی)

کیا تم سے کہیں جہاں کو کیسا پایا غفلت ہی میں آدمی کو ڈوبا پایا
آنکھیں تو بے شمار دیکھیں لیکن کم تھیں بخدا کہ جن کو بینا پایا

....

اونچا نیّت کا اپنی زینہ رکھنا احباب سے صاف اپنا سینہ رکھنا
غصہ آنا تو نیچرل ہے اکبر! لیکن ہے شدید عیب کینہ رکھنا

....

غفلت کی ہنسی سے آہ بھرنا اچھا افعالِ مضر سے کچھ نہ کرنا اچھا
اکبر نے سنا ہے اہلِ غیرت سے یہی جینا ذلت سے ہو تو مرنا اچھا

....

گر جیب میں زر نہیں تو راحت بھی نہیں بازو میں سکت نہیں تو عزت بھی نہیں
گر علم نہیں تو زور و زر ہے بیکار مذہب جو نہیں تو آدمیت بھی نہیں

(اکبرالہ آبادی)

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔
i- الطاف حسین حالؔی کی پہلی رباعی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
ii- دنیائے دنی کو نقشِ فانی سمجھنے سے حالؔی کی کیا مراد ہے؟
iii- اکبرالہ آبادی کی پہلی رباعی سے کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟
iv- رباعی کتنے مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے؟
2- مولانا حالؔی اور اکبرالہ آبادی کی دوسری رباعی کا مفہوم واضح کریں۔
3- مولانا حالؔی پر سوانحی و تنقیدی نوٹ لکھیں۔
4- مندرجہ ذیل تراکیب کی وضاحت کریں:
نقشِ فانی، افعالِ مضر، عمرِ جاودانی، رودادِ جہاں، پیشِ ہمت

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ منظور شُدہ نصاب کے مطابق معیاری اور سستی کُتب مُہیا کرتا ہے۔ اگر ان کُتب میں کوئی تصور وضاحت طلب ہو، متن اور اِملا وغیرہ میں کوئی غلطی ہو تو گزارش ہے کہ اپنی آرا سے آگاہ فرمائیں۔ ادارہ آپ کا شکر گُزار ہو گا۔

مینجنگ ڈائریکٹر
پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ
21-ای-II، گلبرگ-III، لاہور۔

فیکس نمبر: 042-99230679
ای میل: chairman@ptb.gop.pk
ویب سائٹ: www.ptb.gop.pk

Printed by: Maryah Printers Islamabad
sales@maryahprinters.com

Designed By: ART CELL PCTB